

دیوبندی نیا فرقہ ہے

از ترجمان اہلسنت

ابو الحقائق علامہ مولانا غلام مرتضیٰ ساقی مجددی زید مجدہ

دیوبندی مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے خود کو قدیمی اور پرانے خیال کرتے ہیں، جبکہ یہ بات سراسر غلط ہے، اس گروہ کا آغاز سرزمین ہندوستان میں ہوا اور اس فرقہ کی بنیاد رکھنے والے قاسم نانوتوی اور رشید گنگوہی جیسے لوگ ہیں، اس فرقہ کا اکابر احناف میں سے کسی کے ساتھ بھی کوئی تعلق و واسطہ نہیں ہے۔

(۱) اس حقیقت کو دیوبندی گروہ کے محدث انور شاہ کشمیری کے بیٹے اور دارالعلوم دیوبند کے استاذ الفیہ مولوی انظر شاہ کشمیری نے بغیر کسی شک اور تردد کے بخوشی قبول کرتے ہوئے لکھا ہے:

” میرے بزرگ دیوبندیت خالص ولی الہی فکر بھی نہیں اور نہ کسی خانوادہ کی لگی بندھی فکر دولت و متاع ہے، میرا یقین ہے کہ اکابر دیوبند جن کی ابتداء میرے خیال میں سیدنا الامام مولانا قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور فقیر اکبر حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی سے ہے، دیوبندیت کی ابتداء حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے کرنے کے بجائے مذکورہ بالا دو عظیم انسانوں سے کرنا ہوں۔“

﴿ماہنامہ البلاغ، مارچ ۱۹۶۹ء، ۱۳۸۸ھ، صفحہ ۴۸﴾

معلوم ہوا کہ دیوبندیت کا آغاز نانوتوی اور گنگوہی سے ہوا ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہما الرحمۃ سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیوں؟.....

(۲) اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے، یہی استاذ دیوبند لکھتے ہیں:

” اول تو اس وجہ سے کہ شیخ (عبدالحق محدث دہلوی) مرحوم تک ہماری سند ہی نہیں پہنچتی، نیز شیخ عبدالحق کا فکر کلیہً دیوبندیت سے جوڑ بھی نہیں کھاتا..... سنا ہے حضرت مولانا انور شاہ کشمیری فرماتے تھے کہ شای اور شیخ عبدالحق پر بعض مسائل میں بدعت

دست کا فرق واضح نہیں ہو سکا۔ بس اسی اجمال میں ہزار ہا تفصیلات ہیں، جنہیں شیخ کی تالیفات کا مطالعہ کرنے والے خوب سمجھیں گے۔“

﴿ماہنامہ البلاغ، مارچ ۱۹۶۹ء، ۱۳۸۸ھ، صفحہ ۳۹﴾

اس عبارت میں انہوں نے حضرت ثناء علیہ الرحمۃ سے بھی اپنی لاطعلقی کا اظہار فرما دیا ہے اور درپردہ ان دونوں بزرگوں کو بدعتی بھی بنا ڈالا ہے اور اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ سنت و بدعت کا جو خود شاذ مشہور دیوبندی عوام الناس کو دینا چاہتے ہیں اکابر احناف اس سے بری الذمہ ہیں۔

اس لاطعلقی کی جو وجہ انہوں نے بیان کی ہے، ہو بھی نہایت عجیب و غریب ہونے کے باوجود معنی خیز اور لائق توجہ ہے کیونکہ اگر محض سنت و بدعت، کے مسائل میں ہی ان بزرگوں کی فکر دیوبندی فکر سے متصادم اور الگ ہے تو ایسے کتنے ہی ائمہ فقہاء، محدثین، مفسرین اور تفسیقین اسلام و اکابرین امت ہیں کہ جن کا زاویہ فکر، دیوبندی انداز فکر سے یکسر مختلف ہے، تو ظاہر بات ہے کہ دیوبندیوں کا ان اکابر سے بھی کوئی تعلق نہیں ہوگا اور حقیقت بھی یہی ہے کیونکہ اس فتنہ کا آغاز ہی انگریز کی منحوس آمد کے بعد ہوا اور اس کے بانی، مبانی ہونے کا شرف بقول ان کے نانوتوی و گنگوہی کو ملا ہے۔

(۳) **تقی الدین ندوی منظر ہروی** نے لکھا ہے:

”زکریا سہارنپوری نے کہا، ہمارے اکابر حضرت گنگوہی اور حضرت نانوتوی نے جو دین قائم کیا تھا اس کو مضبوطی سے تھام لو۔“
﴿صحبت اولیاء، صفحہ ۱۲۶﴾

واضح طور پر اقرار کیا ہے کہ ان کے اکابر گنگوہی و نانوتوی نے ایک دین قائم کیا تھا۔ بات وہی ہے جو پہلے کہہ دی گئی ہے کہ بانیان دیوبندیت مذکورہ دونی افراد ہیں۔

(۴) اسی طرح **انور شاہ کشمیری** نے لکھا ہے:

”شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور علامہ ثناء، میں سمجھتا ہوں ان حضرات کو مسئلہ بدعت صحیح طور سے متعجب نہ ہو سکا تھا۔“
﴿انوار الباری، جلد ۶، صفحہ ۵﴾

(۵) اگر معاملہ صرف شیخ محقق اور علامہ شامی کا ہوتا تو خیر، لیکن دیوبندیوں کے ثانی ابن حجر **انور شاہ کشمیری** نے تو اپنے خود سوادِ حدیث مسئلہ بدعت کے نشہ میں دھت ہو کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی بدعتی ثابت کرنے سے ذرا شرم و عار محسوس نہیں کی۔ ملاحظہ ہو! لکھا ہے:

”ایک دو صحابی کے سوا دوسرے ہزار ہا صحابہ کرام نے جو بات سمجھی وہ لوگ اور بھی لائق اتباع ہیں، جو **شائبہ بدعت سے کوسوں دور ہیں** چنانچہ ایک دو صحابہ کے سوا کسی سے بھی یہ منقول نہیں ہوا کہ اس نے قبروں پر ٹہنیاں پھول وغیرہ، دکھانے کو سنت یا مستحب سمجھا ہو۔“

﴿انوار الباری، جلد ۶، صفحہ ۵۱﴾

معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک وہ ایک دو صحابی بدعتی ہیں جنہوں نے اپنی قبور پر ٹہنیاں رکھنے کی وصیت فرمائی تھی اور یہ بھی بے وقوفی کا مظاہرہ ہے کہ ایک دو صحابہ کے علاوہ دیگر صحابہ سے بھی ایسی وصیت کا ثبوت چاہئے۔ تو پھر دیوبندی مانیں گے، لیکن بتایا جائے کہ کیا جو کام ایک دو صحابی کر دیں اور باقی منع نہ کریں تو یہ ان کا سب صحابہ کا اجماع و اتفاق نہیں ہو جاتا۔ لیکن بات صرف یہ ہے کہ صحابہ اور دیوبندیوں کا انداز فکر الگ الگ ہے۔ ان کا جس طرح دیگر اکابر سے کوئی تعلق نہیں اسی طرح ان کا صحابہ کرام سے بھی کوئی تعلق نہیں، کیونکہ ان کے موجد تو نانو توئی و گنگوہی ہیں۔

طالب دعا

ابو النعمان رضا